سوال

(104)نکاح شغار

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

اسلام کے اندر نکاح شغار جائز ہے یا نہیں ؟

عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُما : «اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نَہَی عَنِ الشِّغَارِ» وَالشِّغَارُ اَن یُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابنَتَہٗ عَلَی اَن یُزَوِّجَہُ الآخَرُ ابنَتَہٗ، لَیسَ بَینَہُمَا صَدَاقٌ (متفق علیہ وفی روایة لمسلم : لاشغار فی الاسلام

ان دونوں حدیثوں کی توضیح وتشریح سے ممنون فرمائیں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث مسؤل عنہ میں کئی مباحث ہیں اور ہر ایک مبحث تفصیل طلب ہے :

1 : شغار کی مذکورہ تفسیر : ان یزوج الرجل ابنتہ علی یزوجہ الاخر ابنتہ ولیس بینہما صداق) کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ یہ نبی ﷺ کا کلام ہے یعنی تفسیر مذکور مرفوع ہے یا یہ صحابی عبداللہ بن عمر کا کلام اور ان کی تفسیر ہے یا ان کے شاگرد حضرت نافع کا کلام ہے ؟ یا حضرت نافع کے شاگرد امام مالک کا قول ہے ؟ ۔ ابو الولید الباجی مالکی کا خیال یہ ہے کہ تفسیر مذکورہ حدیث مرفوع کا جزء ہے یعنی : نبی ﷺ کا کلام ہے موقوف نہیں ہے ۔ اور خطیب کا خیال ہے کہ یہ تفسیر آں حضرت ﷺ کا کلام نہیں ہے بلکہ حدیث کے راوی امام مالک کا کلام ہے اور حافظ کا خیال یہ ہے کہ تفسیر مذکور نافع کا قول ہے اور بعض دوسرے علماء کا خیال یہ ہے کہ تفسیر مذکور صحابی عبداللہ بن عمر کا قول ہے ۔ ہمارے نزدیک راجح یہ ہے کہ تفسیر مذکور مرفوع ہے یعنی نبی ﷺ کا کلام ہے ۔ اس کی تائید عبداللہ بن عمر کی حدیث کے علوہ درج ذیل احادیث سے بھی ہوتی ہے ۔ جن میں یہ تفسیر حدیث مرفوع کے آخر میں بلا فصل مذکور ہے :

حَدَّثَنَا أَبُو بَکرِ بنُ أَبِی شَیبَةَ، حَدَّثَنَا ابنُ نُمَیرٍ، وَأَبُو أُسَامَةَ عَن عُبَیدِ اللّٰہِ، عَن أَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الأَعرَجِ، عَن أَبِی ہُرَیرَةَ، قَالَ : « نَہَی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ» زَادَ ابنُ نُمَیرٍ : " وَالشِّغَارُ أَن یَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ : زَوِّجنِی ابنَتَکَ وَأُزَوِّجُکَ ابنَتِی، أَو زَوِّجنِی أُختَکَ وَأُزَوِّجُکَ أُختِی " ، (صحیح مسلم باب تحریم نکاح الشغار وبطلانہ 1034/2)

, عَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰہِ قَالَ : " نَہَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ " , وَالشِّغَارُ أَن یُنکِحَ ہٰذِہٖ بِہٰذِہٖ بِغَیرِ صَدَاقٍ , بُضعُ ہٰذِہٖ صَدَاقُ ہٰذِہٖ وَیُضعُ ہٰذِہٖ صَدَاقُ ہٰذِہٖ (اخرجہ البیہقی 7/200) من طریق

نافع بن یزید عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر

عن أَبِي رَيْحَانَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُشَاغَرَةِ وَالْمُشَاغَرَةُ أَنْ يَقُولَ زَوِّجْ هَذَا مِنْ هَذِهِ وَهَذِهِ مِنْ هَذَا بِلَا مَهْرٍ وَأَخرجَ أَبُو الشَّيْخِ فِي كِتَابِ ذكره الحافظ فی الفتح (163/9)

عن ابن عباس مرفوعا : لاشغار فی الاسلام والشغار أن تنكح المراتان احداہما بالاخری بغیر صداق (ذکرہ الہیثمی ایضا وقال : رواہ الطبرانی وفیہ ابوالصباح عبدالغفور وہ متر ک)

شغار کی تفسیر کا ان روایات کے آخر میں کسی راوی کی طرف نسبت کئے بغیر آنا دلیل ہے اس بات کی یہ نبی ﷺ کا کلام ہے اور کسی راوی کا کلام نہیں ہے۔

شغار کی یہی تفسیر کتب لغت میں بھی مذکور ہے۔ اس لئے اس کے صحیح ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ قرطبی لکھتے ہیں

تفسیر الشغار صحیح موافق لما ذکرہ اہل اللغۃ فان کان مرفوعا المقصود وان کان من قول الصحابی فمقبول ایضا لانہ اعلم بالمقال واقعد بالحال انتہی

2۔ حدیث میں دوسری بحث یہ ہے کہ نکاح شغار سے ممانعت کی علت کیا ہے؟ اکثر شافعیہ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ ممانعت کی علت اشتراک یا تشریک فی البضع ہے لان بضع کل واحد منہما یصیر مورد العقد و جعل البضع صداقا مخالف لایراد عقد النکاح

اور قفال کہتے ہیں کہ بطلان کی علت تعلیق و توقیف ہے۔ گویا نکاح کرنے والا یوں کہتا ہے لا ینعقد لک نکاح ابنتی حتی ینعقد لی نکاح ابنتک وقال الخطابی فی معالم السنن (21/3) وکان ابن ابی ہریرۃ یشبہہ برجل تزوج امراۃ واستثنی عضورمن اعضاہا وہو مما لا اختلاف فی فسادہ وتقریر ذلک انہ یزوج ولیتہ ویستثنی بضعہا او بعضہا حیث یجعلہ مہر الاخری

اور اکثر لوگوں کا خیال یہ ہے کہ نکاح شغار کی ممانعت کی علت خلوہ من المہر یعنی : نفی مہر ہے جیسا کہ اکثر روایتوں میں بلاصداق یا بلامہر یا لیس بینہما صداق کے الفاظ آئے ہیں اور بعض لوگں کا خیال یہ ہے کہ ممانعت کی علت ایک نکاح کو دوسرے کے ساتھ مشروط کرنا ہے۔

اور بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ ممانعت کی علت ان چاروں چیزوں کا مجموعہ ہے جب نکاح میں تشریک فی البضع کے ساتھ نفی مہر اور تعلیق و توقیف اور شرطیت یہ سب چیزیں پائیں جائیں تب یہ نکاح شغار ہوگا اور ممنوع ہوگا۔ پس اگر دونوں نکاح ایک دوسرے کا ساتھ مشروط ہوں تو ان دونوں صورتوں میں ان کے نزدیک یہ نکاح شغار میں داخل نہیں ہوگا۔

اور بعض لوگوں کے نزدیک امور مذکورہ (تشریک فی البضع نفی مہر تعلیق شرط) ان میں ہر ایک نہی کی مستقل علت ہے پس اگر ان میں سے ایک علت بھی پائے جائے گی تو یہ نکاح ممنوع ہوگا۔ لہذا اگر دونوں آدمیوں نے اپنی لڑکی یا بہن کا ایک دوسرے مالی مہر مقرر کر کے نکاح کیا لیکن دونوں نکاح ایک دوسرے کے ساتھ مشروط اور اس پر معلق و موقوف رہے ہوں تو یہ بھی نکاح شغار کے اندر داخل ہونے کی بناء پر ممنوع ہوگا۔

3۔ حدیث میں تیسری بحث یہ ہے کہ نکاح شغار کا حکم کیا ہے؟ امام شافعی امام مالک امام احمد کے نزدیک شغار جس کی تفسیر احادیث متقدمہ میں ذکر کی گئی ہے شرعا باطل اور کالعدم ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ نکاح صحیح ہوگا اور مہر مثل واجب ہوگا۔

قال المناوی : یبطل العقد عند الثلاثۃ للتشریک فی البضع أو للشرط أو للخلو عن المہر او التعلیق وقال الحنفیہ : یصح ویلزم مہر المثل

وقال ابن قدامہ : وَلَا تَخْتَلِفُ الرِّوَايَةُ عَنْ أَحْمَدَ، فِي أَنَّ نِكَاحَ الشِّغَارِ فَاسِدٌ رَوَاهُ عَنْهُ جَمَاعَةٌ قَالَ أَحْمَدُ: وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُمَا فَرَّقَا فِيهِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ، وَالشَّافِعِيِّ وَإِسْحَاقَ حُكِيَ عَنْ عَطَاءٍ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَمَكْحُولٍ، وَالزُّهْرِيِّ، وَالثَّوْرِيِّ، أَنَّهُ يَصِحُّ، وَتَفْسُدُ التَّسْمِيَةُ، وَيَجِبُ مَهْرُ الْمِثْلِ؛ لِأَنَّ الْفَسَادَ مِنْ قِبَلِ الْمَهْرِ لَا يُوجِبُ فَسَادَ الْعَقْدِ، كَمَا لَوْ تَزَوَّجَ عَلَى خَمْرٍ أَوْ خِنْزِيرٍ، وَهَذَا كَذَلِكَ

وَلَنَا، مَا رَوَى ابْنُ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - «نَهَى عَنْ الشِّغَارِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْأَثْرَمُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: «لَا جَلَبَ، وَلَا جَنَبَ، وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ». وَلِأَنَّهُ جَعَلَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْ الْعَقْدَيْنِ سَلَفًا فِي الْآخَرِ، فَلَمْ يَصِحَّ، كَمَا لَوْ قَالَ: بِعْنِي ثَوْبَك عَلَى أَنْ أَبِيعَك ثَوْبِي وَقَوْلُهُمْ: إنَّ

فَسَادُهُ مِنْ قِبَلِ التَّسْمِيَةِ   قُلْنَا : لَا بَلْ فَسَادُهُ مِنْ جِهَةِ أَنَّهُ وَقَفَهُ عَلَى شَرْطٍ فَاسِدٍ، أَوْ لِأَنَّهُ شَرَطَ تَمْلِيكَ الْبُضْعِ لِغَيْرِ الزَّوْجِ

اورمدونہ میں ابن القاسم سے منقول ہے کہ یفسخ قبل البناء وبعدوأن ولدت لاولادقال : وقال یفسخ علی کل حال

اگرنکاح تبادلہ اوربٹہ کی صورت میں ہوجس میں دونوں نکاحوں میں باقاعدہ مالی مہر مقرر ہوتا ہے اوربظاہر دونوں نکاحوں کے ایک دوسرے کے ساتھ مشروط اور معلق و موقوف ہونے کی تصریح نہیں ہوتی جیساکہ ہندوپاک میں ہوتا رہتا ہے تو ایسے نکاح کے حکم میں بھی اختلاف ہے امام احمد   اس کی صحت کے قائل ہیں اور امام شافعی کا قول اس بارے میں مختلف ہے اورمالکیہ کا مشہورمذہب یہ ہے کہ نکاح بھی ناجائزہے ابن قدامہ لکھتے ہیں :

ان سموامع ذلک صداقا فالمنصوص عن احمدفیما وقفنا علیہ صحتہ وہوقول الشافعی وقال ابوالقاسم الخرقی لایصح حیث قال مختصرہ : اذازرج ولیتہ علی ان یزوجہ الاخرفلانکاحینھما وان سموامع ذلک صداقا انتہی (المغنی42/43/44/10)

وَاخْتَلَفَ نَصُّ الشَّافِعِيِّ فِيمَا إِذَا سَمَّى مَعَ ذَلِكَ مَهْرًا فَنَصَّ فِي الْإِمْلَاءِ عَلَى الْبُطْلَانِ وَظَاهِرُ نَصِّهِ فِي الْمُخْتَصَرِ الصِّحَّةُ وَعَلَى ذَلِكَ اقْتَصَرَ فِي النَّقْلِ عَنِ الشَّافِعِيِّ مَنْ يَنْقُلُ الْخِلَافَ مِنْ أَهْلِ الْمَذَاهِبِ انتہی

وقال الباجی : ان کان فیہما ذکرمہر من أن یقول : أزوجک بنتی بمائۃ علی ان تزوجنی بنتک بمائۃ فالمشہورفی المذاہب انہ لایجوزوفی الدونہ لاباس بذلک انتہی

وقال الدردیرفی من قال : زوجنی اختک مثلابمائۃ علی ان ازوجک اختی بمائۃ : ہووجہ الشغارویفسخ قبل البناء وثبت بعدہ بالاکثر من المسمی وصداق المثل ولولم یقع علی وجہ الشرط بل علی وجہ المکافاۃ من غیر توقف احدہما علی اخری لجازوان لم یسم الصداق لواحدۃ منہا فصریح الشغارو فسخ النکاح بداوفیہ بعد البناء صداق المثل قال الدسوقی قولہ : وجہ الشغار مسمی بذا لانہ شغار من وہ دون وجہ فمن حیث ان سمی لکل منہما صداقا فلیس بشغار لعدم خلوالعقد من الصداق ومن حیث الشرط شغاروتسمیۃ القسم الثانی صریحا واضح وقدم المصنف وجہ الشغاراعتناء بردمن اجازہ کالامام احمد انتہی

ہمارے نزدیک آج کل کامروجہ نکاح بٹہ یاتبادلہ جس طرفین میں مہر طرفین سے مقرر ہے اوربظاہر دونوں نکاح ایک دوسرے موقوف و معلق نہیں ہوتے بلکہ علی وجہ الکمافاۃ ہوتے ہیں یہ بھی نکاح شغار کے اندر داخل ہے اس لئے کہ گو بظاہر دونوں نکاح ایک دوسرے کے ساتھ لفظوں میں مشروط نہیں ہوتے لیکن منوی ضرور ہوتے ہیں ۔ ایک انکار کردے تودوسرا بھی اپنی مولیہ کواس کے ساتھ بیاہنے سے انکار کردیتا ہے ۔ علاوہ بریں نکاح بٹہ کی صورت میں آئندہ چل کرجومفاسد رونما ہوتے ہیں ان کا تقاضا بھی یہ ہے کہ نکاح بٹہ سے لوگون کوروکا جائے ۔ نکاح بٹہ کے عدم جواز کی تائید ابوداود کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس کے الفاظ یہ ہے :

أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، أَنْكَحَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَكَمِ ابْنَتَهُ، وَأَنْكَحَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنَتَهُ وَكَانَا جَعَلَا صَدَاقًا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى مَرْوَانَ يَأْمُرُهُ بِالتَّفْرِيقِ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ فِي كِتَابِهِ : «هَذَا الشِّغَارُ الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

اس حدیث سے معلوم ہواکہ نکاح بٹہ جس میں مہر مقرر ہوتا ہے وہ بھی نکاح شغار منہی عنہ کا مصداق ہے ۔

تنبیہ : ابوداود کے تمانسخوں میں حدیث مذکورمیں وکانا جعلا صداقا کے الفاظ ہیں ۔ لیکن خطابی معالم السنن میں جملہ مذکورہ اس طرح لکھا ہے وکان جعلا صداقا جس کا ظاہر مطلب یہ ہوتا ہے کہ دونوں نے نفس نکاح ہی کوایک دوسرے کا مہر بنایا تھا اگر خطابی کا نقل کردہ لفظ محفوظ ہویعنی سنن ابی داود میں جملہ مذکورہ اسی طرح ہوتوپھر یہ حدیث مروجہ نکاح بٹہ یاتبادلہ کوشامل نہیں ہوگا ۔ اورتشریک فی البضع یانفی مہر والی تفسیر کے موافق ہوجائے گی ۔ واللہ اعلم

4 ۔ اس حدیث میں چوتھی بحث یہ ہے کہ شغارلڑکی کے ساتھ مخصوص ہے یادوسرے مولیات مثلا بہن بھتیجی وغیرہ کو بھی شامل ہے حافظ لکھتے ہیں

ذِكْرُ الْبِنْتِ فِي تَفْسِيرِ الشِّغَارِ مِثَالٌ وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى ذِكْرُ الْأُخْتِ قَالَ النَّوَوِيُّ أَجْمَعُوا عَلَى أَنَّ غَيْرَ الْبَنَاتِ مِنَ الْأَخَوَاتِ وَبَنَاتِ الْأَخِ وَغَيْرِهِنَّ كَالْبنات فِي ذَلِكَ وَاللهُ أعلم وقال الباجی

:الشغار فی الاختین کالشغار فی البنتین وھو ظاھر المدونہ وقال بعض الناس : ان ذلک یختص بالابنتین البکرین وھما لایعتبر برضاۃ فی النکاح ویجبر علیہ وأما من یعتبر رضاہ فلایدخلہ الشغار وانما ھی کالتی تتزوج بغیر صداق انتھی

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری]

جلد نمبر 2۔کتاب النکاح

صفحہ نمبر 227

محدث فتویٰ